امیرِ اہلسنت ابو بلال حضرت علامہ مولانا
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم

پُل صِراط کی دہشت

[illegible]

[illegible]

پیشکش [illegible]

اس رسالے میں ------

- کنیز کا خواب
- پلصراط 15 ہزار سال کی راہ ہے
- پلصراط سے گزرنے کا منظر
- فون کی میوزیکل ٹیون
- سمندری زلزلے کی تباہ کاریاں
- اذان، اقامت اور خطبہ کے اعلان کے مدنی پھول

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

پُل صِراط کی دہشت

یہ بیان مکمل پڑھ کر شیطان کے وار کو نا کام بنائیے۔

﴿یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (باب الاسلام سندھ) ۱،۲،۳ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ عبید رضا ابن عطار﴾

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ﴾ مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صراط پر نُور ہے، جو روزِ جُمعہ مجھ پر اَسّی (۸۰) بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (الجامع الصغیر ص ۳۲۰ رقم الحدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

کنیز کا خواب

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز نے حاضر ہو کر عرض کی، میں نے خواب میں دیکھا کہ جہنّم کو دَہکایا گیا ہے اور اُس پر پُلْصِراط رکھ دیا گیا ہے۔ اِتنے میں اُموی خُلَفاء کو لایا گیا، سب سے پہلے خلیفہ عبدُالملِک بن مَروان کو حُکم ہوا کہ پُلصِراط سے گزرو۔ وہ پُلصِراط پر چڑھا مگر آہ! دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ میں گر پڑا، پھر اُس کے بیٹے ولید بن عبدُالملِک کو لایا گیا وہ بھی اِسی طرح دوزخ میں جا گرا۔ پھر سُلیمان بن عبدالملِک کو حاضر کیا گیا اور وہ بھی اِسی طرح دوزخ میں گر گیا۔ ان سب کے بعد یا امیرَ المؤمنین! آپ کو لایا گیا۔ بس اِتنا سننا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوفزدہ ہو کر چیخ ماری اور گر پڑے۔ کنیز نے پکار کر کہا، یا امیرَ المؤمنین! سنئے بھی تو۔۔۔۔ خدا عزّ وجلّ کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نے سلامتی کے ساتھ پُلصِراط کو عبور کر لیا۔ مگر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پُلصِراط کی دَہشت سے بے ہوش ہو چکے تھے اور اِسی عالَم میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ (مُلَخَّصاً: اِحْیَاءُ العلوم ج ۴ ص ۱۹۷ طبعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ عزّ وجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ھائے ! ھماری غفلت !!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حالانکہ غیرِ نبی کا خواب شرِیعَت میں حُجَّت نہیں پھر بھی آپ نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پُلْصِراط پر گزرنے کے مُعاملے میں کس قدر حَسّاس تھے۔ واقِعی پُلْصِراط کا مُعاملہ بڑا ہی نازُک ہے۔ پُلْصِراط بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز تَر ہے اور یہ جہنَّم کی پُشت پر رکھا ہوا ہوگا، خُدا عزَّ وجلَّ کی قسم! یہ سخت تشویشناک مرحلہ ہے، ہر ایک کو اِس پر سے گزرنا ہی پڑے گا۔

پھر یہ ھنسنا کیسا ؟

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے۔ فرمایا! اے جوان! کیا تُو پُلْصِراط سے گزر چکا ہے؟ عرض کی نہیں۔ پھر فرمایا، کیا یہ جانتا ہے کہ تُو جنّت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا، **فَمَا هٰذَا الضَّحِکُ؟** یعنی پھر تیرا یہ ہنسنا کیسا ہے؟ گویا جب ایسی مُشکِلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نَجات کا بھی علم نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے؟ اس کے بعد وہ شخص اِس قدر سنجیدہ ہوگیا کہ کسی نے کبھی بھی اُس کو ہنستے نہیں دیکھا۔ (اَخلاق الصّالحین ص ۴۴ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اللہ عزَّ وجلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

خوش ھونے والے پر حَیرت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **تَعَجُّب** ہے اُس ہنسنے والے پر جس کے پیچھے جہنَّم ہے اور حیرت ہے اُس خوشی منانے والے پر جس کے پیچھے موت ہے۔ (تنبیہ المغترین ص ۴۶ طبعہ مکتبہ العلم دمشق)

ھر ایک پُلصراط سے گزرے گا

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حَفْصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اُمّید ہے کہ جو **غَزوۂ بَدْر** اور **حُدَیْبِیَہ** میں حاضِر تھے وہ آگ میں داخِل نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ عزَّ وجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا، **وان منکم الا واردھا کانَ علیٰ ربک حتماً مقضیًا** (پارہ ۱۶ سورۂ مریم آیت نمبر ۷۱) **ترجمۂ کنزالایمان** : 'اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گُزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے ربّ عزَّ وجلَّ کے ذمّہ پر یہ ضَرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تُو نے نہیں سنا: **ثم ننجی الذین اتقوا و نذر الظلمین فیھا جثیًا** (پارہ ۱۶ سورۂ مریم آیت نمبر ۷۲) **ترجمۂ کنزالایمان** : 'پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گُھٹنوں کے بل گرے۔' (سنن ابنِ ماجہ رقم الحدیث ۴۲۸۱ ج ۴ ص ۵۰۸ طبعۃ دارالمعرفۃ بیروت)

مُجرِمین جہنَّم میں گر پڑیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اِس روایت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو دوزخ سے گزرنا ہوگا۔ خوفِ خدا عزّ وجلّ رکھنے والے مؤمنین بچالئے جائیں گے اور مُجرِمین وظالمین جہنَّم میں گر پڑیں گے۔ آہ! آہ! آہ! انتہائی دُشوار مُعامَلہ ہے، ہائے! ہائے! پھر بھی ہم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

دِل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا   مغلوب شہا نفسِ بدکار نہیں ہوتا
یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے   غفلت سے مگر یہ دل بیدار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اصلاح نہیں ہوتی   پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا
اے ربّ کے حبیب آؤ اے میرے طبیب آؤ (صلی اللہ علیہ وسلم)   اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا

صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا رونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پُل صِراط سے گزرنے کا مرحلہ آسان نہیں، ہمارے اَسلاف اِس ضِمن میں بے حد مُتَفَکِّر (مُتَ۔فَک۔کِر) اور مغموم رہا کرتے تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نقل فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک بار روتے دیکھ کر ان کی زَوجہ مُحْتَرَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی، آپ کو کس بات نے رُلایا ہے؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، مجھے اللہ عزّ وجلّ کا یہ فرمان یاد آگیا، **وان منکمْ الاّ واردھا** ترجمۂ کنزالایمان : اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گُزر دوزخ پر نہ ہو۔ (پ ۱٦ سورۃ المریم آیت ۷۱) اور مجھے یہ خبر نہیں کہ میں اس سے نَجات بھی حاصل کرسکوں گا یا نہیں۔ (اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحاکِم رقم الحدیث ۸۷۴۸ ج ۴ ص ۶۳۱ طبعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا ابومَیسرہ عَمْرو بن شُرَحْبِیل رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار بچھونے پر آرام کرنے کیلئے تشریف لے گئے تو بے قرار ہوکر فرمانے لگے، کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا۔ ان کی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے عرض کیا، آپ ایسا کیوں فرمارہے ہیں؟ فرمایا، بے شک اللہ تعالٰی نے جہنَّم سے گزرنے کی خبر دی ہے لیکن یہ خبر نہیں کہ ہم اِس سے نکلیں گے یا نہیں۔ (اَلْبُدُوْرُ السّافِرۃ ص ۳۵۲ طبعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پُلصراط پندرَہ ہزار سال کی راہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اللہ عزوجل ہم پر رَحم فرمائے، پُلصِراط کا سفر نہایت ہی طویل ہے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے، پُلصِراط کا سفر پندرہ ہزار سال کی راہ ہے (یعنی 15 ہزار سال میں ایک تیز رفتار گھوڑا جتنا راستہ طے کرے اُتنا طویل سفر ہے) یا پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار سال نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار سال برابر کے۔ پُلصِراط بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے تیز تَر ہے اور وہ جہنّم کی پُشت پر بنا ہوا ہے، اِس پر سے وہ گزر سکے گا جو خوفِ خدا عزوجل کے باعث کمزور ونڈھال ہوگا۔ (اَلْبُدُوْرُ السّافِرۃ ص ۳۴۴ طبعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پُلصراط سے گزرنے کا منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! تصوُّر کیجئے! اُس وقت کیا گزر رہی ہوگی جب میدانِ قِیامت میں سورج سَوا میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤں تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین پر کھڑے ہوں گے، بھیجے کھَول رہے ہوں گے، کلیجے پھٹ گئے ہوں گے، دِل اُبل کر گلے میں آگئے ہوں گے ایسے خوفناک حالات میں پُلصِراط سے گزرنے کا مرحلہ درپیش ہوگا۔ اِس سے گزرنے کیلئے دُنیوی طاقتور باکسر، کڑیَل نوجوان و پہلوان، تیز وطرّار وسُبک رفتار، خَلاباز وکراٹے باز اور ہٹّے کٹّے مُسٹنڈے ہونے کی حاجت نہیں بلکہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے فرمانِ عافیت نِشان کے مطابق خوفِ خدا عزوجل کے سبب کمزور زار اور نَحیف ونزار رہنے والے پُلصِراط کو بآسانی پار کرلیں گے۔

پُلصراط سے گزرنے والوں کے مختلف انداز

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مَروی ہے کہ میرے سَرتاج، صاحِبِ مِعراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنّم پر ایک پُل ہے جو بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے، اس پر لوہے کے کُنڈے اور کانٹے ہیں جو کہ اُسے پکڑیں گے جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ لوگ اُس پر گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچھے گھوڑوں اور اُونٹوں کی طرح (گزریں گے) اور فِرِشتے کہتے ہوں گے: رَبِّ سَلِّمْ ، رَبِّ سَلِّمْ 'اے پرورَدگار سلامتی سے گزار، اے پرورَدگار سلامتی سے گزار' بعض مسلمان نَجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض اوندھے ہوں گے، بعض مُنہ کے بل جہنّم میں گر پڑیں گے۔ (مُسندِ امام احمد رقم الحدیث ۲۴۸۴۷ ج ۹ ص ۴۱۵ طبعہ دار الفکر بیروت)

یاالٰہی! جب چلوں تاریک راہِ پُلصِراط
آفتابِ ہاشمی نورُ الہُدیٰ (ﷺ) کا ساتھ ہو

یاالٰہی! جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدا (ﷺ) کا ساتھ ہو

یاالٰہی! نامۂ اعمال جب کھُلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

❁ غمزدہ کے معنیٰ غمگین اور "غمزدا" کے معنیٰ دوسروں کا غم کھانے والا ❁ (حدائقِ بخشش)

آخِرت میں تنگی کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنّم کی آگ تاریک ہوگی اور پُل صِراط اندھیرے میں ڈوبا ہوگا فقط وُہی کامیاب ہوگا جس پر ربُّ الاکرام عزّوجل کا فضل و کرم ہوگا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ جس پر دُنیا میں تنگی ہوئی اُس پر آخِرت میں کُشادَگی ہوگی اور جس پر دُنیا میں کُشادَگی ہوئی آخِرت میں تنگی ہوگی۔ (حِلیۃُ الاولیاء رقم الحدیث ۱۳۹۵۸ ج ۱۰ ص ۲۰۷ طبعة دار الكتب العلمیه بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن اَبی ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یہ بات پہنچی کہ قِیامت کے روز پُل صِراط بعض لوگوں پر بال سے بھی باریک ہوگا اور بعض کے لئے گھر اور وسیع وادی کی طرح ہوگا۔ (شُعَبُ الْایمان ج ۱ ص ۳۳۳ طبعة دار الكتب العلمیه بیروت)

اہلِ صِراط رُوحِ امیں کو خبر کریں جاتی ہے اُمّتِ نَبَوی فرش پَر کریں

سرکار (ﷺ)! ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں آقا (ﷺ) حضور اپنے کرم پر نظر کریں

مال زِیادہ تو وَبال بھی زِیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دستور ہے کہ جتنا مال زِیادہ اُتنا ہی وبال بھی زِیادہ، سفر کا بھی اُصول ہے کہ بس یا رَیل گاڑی وغیرہ میں جس کے پاس زِیادہ سامان ہوتا ہے وہ اُتنا ہی پریشان ہوتا ہے۔ نیز جو لوگ بَیرونی ممالِک کا سفر کرتے ہیں اُن کا تجرِبہ ہوگا کہ زِیادہ سامان والے کسٹم وغیرہ میں کس قدَر پریشان ہوتے ہیں! اِسی طرح جس کے پاس دُنیا کے مال کا بوجھ کم ہوگا اُسے آخِرت میں آسانی رہے گی۔ چُنانچہ

'بھاری بوجھ' کی تعریف

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرتِ ابوذَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر تشریف لائے اور ان سے فرمایا، اے ابوذَر! کیا تمہیں خبر ہے کہ ہمارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے، اُس پر صِرف ہلکے بوجھ والے گزر سکیں گے؟ ایک صاحِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم! میں بھاری بوجھ والوں میں سے ہوں یا ہلکے بوجھ والوں میں سے؟ فرمایا، کیا تیرے پاس آج کا کھانا ہے؟ عرض کی، جی ہاں۔

فرمایا، کل کا کھانا ہے؟ عرض کی، جی ہاں، پھر فرمایا، پرسوں کا کھانا ہے؟ عرض کی، جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تیرے پاس تین دنوں کا کھانا ہوتا تو تُو بھاری بوجھ والوں سے ہوتا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث ۴۸۰۹ ج ۳ ص ۳۴۸ طبعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اب تو مولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) بے طرح سر پر گُنہ کا بار ہے
رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْن (صلی اللہ علیہ وسلم)! تیری دُہائی دب گیا

بوجھ ہی بوجھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے یہاں تین دِن کے کھانے کے ذَخیرے کی تو بات ہی کہاں ہے، مَحض حرص کے باعِث طرح طرح کی غِذاؤں سے فِرج بھرا رہتا ہے اور بِلا ضرورت ہر چیز کا اَنبار لگا رہتا ہے۔ آہ! ہم حَریصوں کا کیا بنے گا! دولت کی کثرت کا بوجھ، مزید مال بڑھائے چلے جانے کی ہوس کا بوجھ، کئی کئی دکانوں اور کارخانوں کا بوجھ، ٹیکس کی چوریوں اور سُودی قرضوں کا بوجھ، مِلاوٹوں اور دھوکہ بازیوں کا بوجھ۔ ہائے! ہائے! سروں پر اب تو بوجھ اور بوجھ ہی بوجھ ہے، آہ! اِس قَدَر بوجھ کے ہوتے ہوئے پُلصِراط سے گزرنے کی کا صورت ہوگی!

بوجھ ہے سر پر کوہِ گُنہ کا آپ ہی کا ہے مجھ کو سہارا
میری مدد ہو شافِعِ مَحشَر صلی اللہ علیہ وسلم

روزانہ کارڈ پُر کیجئے

اپنے گناہوں پر صِدْق دل سے نادِم ہو کر سچّی توبہ کر کے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اختیار فرمایئے اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر لیا کیجئے۔ دیکھئے مَدَنی انعامات کا عامِل بننے کا اصل طریقہ یہی ہے کہ روزانہ ہی کارڈ پُر کیا جائے، جو واقِعی دعوتِ اسلامی والے ہوں گے اِنْ شَاءَ اللّٰه عزوجل وہ روزانہ ہی مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کرتے ملیں گے، ہاں بظاہر تنظیمی ذِمّہ داری سہی مگر اُس کا روزانہ کارڈ نہ بھرنا میرے نزدیک غیر ذِمّہ دارانہ فِعْل ہے۔ آپ 'مَدَنی انعامات' کا کارڈ بالفرض روزانہ بھر نہیں پاتے تو کم از کم ۹۲ سیکنڈ تک دیکھ ہی لیا کریں، اِنْ شَاءَ اللّٰه عزوجل کبھی نہ کبھی بھرنے کا جذبہ بھی مل ہی جائیگا اور اِس کی بَرَکت سے اِنْ شَاءَ اللّٰه عزوجل آخرت کی تیاری اور قبر و حشر کی روشنی اور پُلصِراط پر نور کے حُصول کی تڑپ پیدا ہوگی۔

نور والے مسلمان

اللہ عزوجل کا جس پر کرم ہوگا اُس کو ایسا نور عطا ہوگا کہ اُس کا بیڑا پار ہو جائیگا۔ چُنانچہ پارہ ۲۷ سورۃُ الحدید کی ۱۲ ویں آیتِ کریمہ میں اللّٰہ نور السمٰوٰتِ والاَرض کا اِرشادِ نور بار ہے،

یوم تری المؤمنین والمؤمنٰت یسعٰی نورھم بینَ اَیدیھم وَبِاَیمانھم (پ ۲۷ سورۃُ الحدید آیت ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دِن تم ایمان والے مَردوں اور ایمان والی عورَتوں کو دیکھو گے ان کا نُور ان کے آگے اور ان کے دَہنے دوڑتا ہے۔

نورِ ایمان کی شان

اللہ ربّ العزّت عزوجل کی خاص عِنایت سے خوش قسمت مسلمان نور سے معمور ہو کر جگمگ جگمگ کرتا جھومتا ہوا پُلصِراط سے گزرے گا۔ اُس کی شانِ عظمت نشان کا رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِس فرمانِ روشن بیان سے اندازہ لگایئے: "دوزخ مؤمن سے کہے گی، اے مؤمن! جلد تر گزر، اِس لئے کہ تیرے نُور نے میری آگ کو بجھا دیا۔" (شُعَبُ الْاِیمان رقم الحدیث ۳۷۵ ج ۱ ص ۳۴۰ طبعة دار الکتب العلمیه بیروت)

پُل سے گزارو راہ گزر کو خبر نہ ہو جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

حَشر میں نُور دلانے والے پانچ فَرامینِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن جن نیک اَعمال سے بروزِ قِیامت بندۂ مؤمن کو نور عطا کیا جائے گا اُن سے مُتعلِّق پانچ فَرامینِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مُلاحَظہ فرمایئے:۔

﴿1﴾ بے نَمازی کی شامت

جس نے نَمازوں کی حِفاظت کی اُس کیلئے قِیامت میں نُور و بُرہان (یعنی دلیل) اور نَجات ہوگی اور جس نے نَماز کی حفاظت نہ کی تو اس کیلئے نہ نور ہوگا اور نہ بُرہان اور نہ نَجات اور وہ (یعنی بے نَمازی) قِیامت میں قارون و فرعون و ہامان اور (منافقوں کے سردار) اُبَیّ بِنْ خَلَف کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (مُسندِ امام احمد رضی اللہ عنہ رقم الحدیث ۶۵۸۷ ج ۲ ص ۵۷۴ طبعة دار الفکر بیروت)

﴿2﴾ اندھیرے میں مسجِد کو جانے کی فضیلت

اندھیروں میں مساجِد کی طرف جانے والوں کو قِیامت میں نورِ تام (یعنی مکمَّل نور) کی خوشخبری دو۔ (سنن ابوداؤد شریف رقم الحدیث ۵۶۱ ج ۱ ص ۲۳۲ طبعة دار الفکر بیروت)

﴿3﴾ مُشکلکُشائی کی فضیلت

جس نے کسی مسلمان بھائی کی مشکِل آسان کی، اللہ تعالیٰ قِیامت میں پُل صِراط پر اُس کیلئے نُور کے دوشعبے بنائے گا۔ ان کی روشنی سے ایک عالَم روشن ہوگا جن کی گنتی ربّ العزّت خود ہی جانتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط رقم الحدیث ۴۵۰۴ ج ۳ ص ۲۵۴ طبعة دار الکتب العلمیه بیروت)

﴿4﴾ کلمہ کی فضیلت

جو سوبار لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ پڑھے اسے اللہ تعالیٰ قِیامت میں اس طرح اُٹھائے گا کہ اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔ (مجمع الزوائد رقم الحدیث ۱۶۸۳۰ ج ۱۰ ص ۹۶ طبعة دار الفکر بیروت)

﴿5﴾ بازار میں ذکر کی فضیلت

بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرنے والے کیلئے ہر بال کے بدلے میں قِیامت میں نور ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان رقم الحدیث ۵۶۷ ج ۱ ص ۴۱۲ طبعة دار الکتب العلمیة بیروت)

10 لاکھ نیکیاں

سُبْحٰنَ اللّٰہ عزّوجل! بازار کی غفلت بھری رَونقوں سے جب بھی گزرنا پڑ جائے تو نگاہوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ذِکر و دُرود کا وِرد شروع کر دیجئے نیز ایک بار چوتھا کلمہ یعنی لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَه' لَاشَرِیْکَ لَه، لَـهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ضَرور بالضَّرور پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل دَس لاکھ نیکیاں ملیں گی، دس لاکھ گناہ مُعاف ہونگے اور دَس لاکھ دَرَجات بُلند ہوں گے۔ (جامِع تِرمذی شریف رقم الحدیث ۳۴۳۹ ج ۵ ص ۲۷۰ طبعة دار الفکر بیروت)

ھے ربِّ سلّم صَدائے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَبر وحَشر وپُلصِراط پر نورِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے صَدَقے میں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل ہم غلامانِ مُصطفٰے کو نور ہی نور ملے گا کہ بروزِ مَحشر ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غلاموں کی فِکر لاحق ہوگی، رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ یعنی پروردگار سلامتی سے گزار، پروردگار سلامتی سے گزار کی دعا کی تکرار فرما رہے ہوں گے۔ عاشقِ ماہِ رسالت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،

رضا پُل سے اب وَجد کرتے گزریئے کہ ہے رَبِّ سَلِّم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور سے مَحرُوم لوگ

ہاں جو بدنصیب نماز نہیں پڑے گا، داڑھی منڈوائے گا یا ایک مُٹھی سے گھٹائے گا، ماں باپ کو ستائے گا، اَولاد کو شرِیعت کی پابندی سے روک کر ماڈَرن بنائے گا، بیوی اور بالغہ بچّیوں کو بے پردہ پھرائے گا، فِلموں ڈِراموں، گانے باجوں، حرام روزیوں، سُودی تجارتوں، ملاوٹوں، دھوکہ بازیوں، گندی گالیوں، غیبتوں، چغلیوں، عیب دَرِیوں، بدنِگاہیوں، بداَخلاقیوں مسلمانوں کی بلا اجازتِ شَرعی دِل آزاریوں، بے نَمازیوں اور فیشن پرست بُرے دوستوں کی نیز شہوت کے باوجود اَمرَد لڑکوں کی صُحبتوں وغیرہ وغیرہ گُناہوں سے باز نہیں آئے گا اُس کیلئے لمحۂ فِکرِیہ ہے۔ اگر اللہ عزّ وجلّ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوگئے اور گناہوں کے سبب ایمان برباد ہوگیا تو یقیناً ناقابلِ برداشت دائمی عذابوں کا سامنا ہوگا اور پُلصِراط پر نور بھی نہیں ملے گا۔ چُنانچہ

تیرے لئے کوئی نور نہیں!

حضرتِ سیِّدُنا امام جلال الدّین سیُوطی الشّافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 'اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَہ' میں نَقل کرتے ہیں، 'بے شک اللہ تعالیٰ کے یہاں اپنے ناموں اور نِشانیوں اور اپنی سرگوشیوں اور مجلِسوں یعنی بیٹھکوں اور صحبتوں سمیت لکھے ہوئے ہو جب قِیامت کا دِن آئے گا تو پُکار پڑے گی، اے فُلاں بن فُلاں یہ تیرا نور ہے اور اے فُلاں بن فُلاں تیرے لئے کوئی نور نہیں۔' (اَلْبُدُوْرُ السَّافِرہ ص ۳۳۵ طبعة دار الكتب العلمية بيروت)

نور سے مَحرُوم بھِکاری

مُنافِقین بروزِ قِیامت اِس حال میں آئیں گے کہ اُن کے پاس ایمان کا نور نہیں ہوگا، خوش نصیب ایمان والوں کا نور دیکھ کر اُن کو حسرت بالائے حسرت ہوگی اور اُن سے نور کی بھیک مانگیں گے مگر مَحرومِ نُور ہی رہیں گے۔

چُنانچہ پارہ ۲۷ سورۃُ الْحَدِید کی تیرھویں آیتِ کریمہ میں اللہ ربُّ العِزّت کا فرمانِ عبرت نشان ہے،

يوم يقول المنفقون والمنفقت للذين امنوا انظرونا نقتبس من نوركم (پ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دِن منافِق مرد اور منافِق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصّہ لیں۔

ایمان پر خاتمے کی کسی کے پاس گارنٹی نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نَجات ایمان پر خاتِمے کے ساتھ مَشرُوط ہے، حدیثِ پاک میں ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیم یعنی اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ (کشف الخفاء رقم الحدیث ۴۲۸ ج ۱ ص ۱۵۶ طبعة مؤسسة الرسالة بیروت) آہ! ہم میں سے کسی کے پاس بھی یہ گارنٹی نہیں کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر ہمارے بارے میں کیا ہے اِس سے ہم ناواقِف ہیں اور یِہی سب سے بڑی خوف کی بات ہے۔ بُرے خاتِمے کے ڈر سے بڑے سے بڑے اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ خوفزدہ رَہتے تھے۔ برائے کرم! اس کی مزید معلومات کے لئے 'اللّٰہ عزّوجل کی خُفیہ تدبیر' نامی بیان کی کیسیٹ سنئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ خوفِ خداعَزَّوَجَلَّ سے لرز اُٹھیں گے نیز بُرے خاتِمے کے اسباب نامی مختصر سا رسالہ صِرف دو روپیہ ہدِیَّہ پر حاصِل کر کے ضَرور پڑھ لیجئے اگر دِل زندہ ہوا تو ایمان کی حفاظت کی فکر کے جذبے کے تَحت اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رو پڑیں گے۔ آج کل بعض لوگ بات بات پر کُفرِیّات بکتے ہیں، کلِمات کُفر کا علم حاصل کرنا ہر عاقِل بالِغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ کم و بیش 500 کفرِیّہ کلِمات کی مثالوں پر مَبنی کتاب ایمان کی حفاظت بیس روپیہ ہدِیَّہ پر حاصِل کیجئے۔ نیز عُموماً گھروں میں بولے جانے والے کُفرِیّات کی مثالوں پر مُشتَمِل پاکِٹ سائز رِسالہ اٹھائیس کلِماتِ کُفر کو صِرف ایک روپیہ ہدِیَّہ پر طلب کیجئے۔ میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ ہوسکے تو ایک روپیہ والا رِسالہ بارہ سو یا ایک سو بارہ نہ ہوسکے تو کم از کم 12 خرید فرما کر ضَرور تقسیم کر دیجئے۔ ممکن ہو تو اَخبار فروشوں سے ترکیب بنا لیجئے کہ وہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اخبار کے ساتھ گھر گھر دُکان دکان آپ کا رسالہ تقسیم کر دیں گے یوں آپ کو بھی اور اُن کو بھی ثواب مِل جائے گا۔ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں اور رسالے مکتبۃ المدینہ سے ہدِیَّۃً حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔

آذان کے دوران گفتگو

بہارِ شریعت حصّہ سوم میں فتاویٰ رضویّہ شریف کے حوالے سے ہے، 'جو اذان کے وَقت باتوں میں مشغول رہے اُس پر معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔' (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۳۸ مدینۃ المرشد بریلی شریف) لہٰذا پہلی اذان پر خاموش رہ کر ہمیں جواب دینا چاہئے۔ آج کل مسلمانوں کی اِس طرف توجُّہ کم ہے، اس ضِمن میں ایک کارڈ مُرتَّب کیا گیا ہے اُسے مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کر کے دُرود شریف اور اذان کے درمیان پڑھ کر سنانے کی ہر مسجِد میں ترکیب بنائیے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

فون کی میوزیکل ٹیون

نَماز کے دوران بعض لوگ موبائل فون بند کرنا بھول جاتے ہیں اور چُونکہ موسیقی سننے جیسے جہنّم میں لے جانے والے کام سے بچنے کا احساس بھی کم رہ گیا ہے لہٰذا معاذَاللہ مسجد کے اندر طرح طرح کی میوزیکل ٹیونز بجنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اوّل تو موسیقی کے منحوس ٹیون سے فون کو پاک کیجئے اور توبہ کیجئے اور احترام کی خاطِر مسجد میں موبائل فون بند رکھا کیجئے۔ اِس سلسلے میں بھی اذان کے اِعلان کا کارڈ حاصِل کر کے عام کیجئے۔ اِسی طرح خُطبہ کے دوران ہونے والے گناہوں کی نشاندہی کیلئے بھی ایک کارڈ مکتبۃ المدینہ نے شائع کیا ہے۔ کاش! ہر خطیب ہر جُمعہ کو پڑھ کر سنادیا کرے۔ یہ کارڈ پچاس روپیہ سینکڑہ میں مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کیجئے اور مسجِد مسجِد پہنچانے کی مَدَنی تَحریک چلادیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ (ان کارڈز کے مضامین رسالے کے آخِر میں مُلاحظہ فرمایئے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

ہزار سال کے بعد دوزخ سے رِہائی

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ایک شخص جہنّم سے ایک ہزار سال بعد نکالا جائے گا (پھر فرمایا) کاش! وہ شخص میں ہوتا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ الوالی فرماتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ جو ہزار سال کے بعد نکالا جائے گا اس کے بارے میں یہ بات یقینی ہے کہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہوگا۔ (اِحیاء العلوم ج ۴ ص ۱۹۸ طبعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

چالیس سال تک نہیں ہنسے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غَلَبۂ خوف کے سبب ایک ہزار سال کے بعد جہنّم سے رِہائی پانے والے شخص کے ایمان پر خاتمہ ہو جانے پر رشک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ کاش! وہ شخص میں ہی ہوتا۔ آہ! ہزار سال تو بَہت ہی بڑی بات ہے، خدا عزوجل کی قسم! ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنم کا عذاب برداشت ہونا ممکن نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے غَلَبۂ خوفِ خدا عزوجل کا عالَم تو دیکھئے! منقول ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس سال تک نہیں ہنسے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیٹھا ہوا دیکھ کر یوں معلوم ہوتا گویا ایک سہما ہوا قیدی ہے جسے گردن مارنے کیلئے لایا گیا ہے! اور جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا آخِرت نظروں کے سامنے ہے اور اس کو دیکھ دیکھ کر اس کی منظر کشی فرما رہے ہیں اور جب خاموش ہوتے تو ایسا لگتا گویا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں کے درمیان آگ بھڑک رہی ہے! جب عرض کیا گیا، آپ اِس قدر خوفزدہ اور مغموم کیوں رَہتے ہیں؟ فرمایا، مجھے اِس بات کا خوف کھائے جا رہا ہے کہ اگر اللہ عزوجل

نے میرے بعض ناپسندیدہ اَعمال دیکھ کر مجھ پر غَضَب فرمایا اور فرمادیا کہ جاؤ میں تمہیں نہیں بخشتا تو میرا کیا بنے گا !

(إحياء العلوم ج ۴ ص ۱۹۸ طبعة دار الكتب العلمية بيروت)

گرتے پڑتے گزرنے والا

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل کرتے ہیں، اللہ عزّ وجلّ پہلوں اور پچھلوں کو ایک معلوم دن یعنی بروزِ قِیامت ایک مقام پر جَمْع فرمائے گا۔ (یوں تو قِیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہے مگر اُس میں ایک مرحلہ یہ بھی ہوگا کہ) چالیس سال تک لوگوں کی آنکھیں اُوپر کی طرف لگی رہیں گی، وہ فیصلے کے مُنتظِر ہوں گے۔ مؤمنوں کو ان کے اَعمال کے مطابق نُور عطا کیا جائے گا، کسی کو بڑے پہاڑ کی مِثْل نور اور کسی کو کھجور کے دَرَخت کی مانند تو کسی کو اِس سے بھی کم حتّٰی کہ ان میں سے آخِری شخص کو پاؤں کے انگوٹھے جتنا نور عِنایت کیا جائے گا جو کبھی چمکے گا اور کبھی بجھ جائے گا، جب اُس کا نور چمکے گا تو وہ چلے گا اور جب بجھ جائے گا تو اندھیرے کی وجہ سے رُک جائے گا۔ پھر ہر ایک اپنے نور کے مطابق پُلْصِراط عُبور کرے گا، کوئی تو پلک جھپکنے میں گزر جائے گا، کوئی بجلی کی طرح، کوئی بادل کی مانند، کوئی ستارے ٹوٹنے کی مِثْل، کوئی گھوڑے کے دوڑنے کی طرح تو کوئی آدمی کے دَوڑنے کی طرح گزرے گا۔ جس کو پاؤں کے انگوٹھے کی مِثْل (مِث۔ لْ) نور دیا جائے گا وہ چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے بل گزرے گا حالت یہ ہوگی کہ ایک ہاتھ بڑھائے گا تو دوسرا اٹک جائے گا، جب ایک پاؤں اُلجھے گا تو دوسرا پاؤں کھینچ کر بڑھائے گا اور اُس کے پہلوؤں تک آگ پہنچ جائے گی۔ وہ اِسی طرح گِرتا پڑتا بالآخِر پُلْصِراط پار کرنے میں کامیاب ہوجائے گا، وہاں کھڑے ہوکر اپنے پاک پروردگار عزّ وجلّ کی حمد بیان کرے گا۔ پھر اُسے جنّت کے دروازے کے قریب ایک کُنویں پر غُسل دیا جائے گا۔ (مُلَخَّصًا إحياء العلوم ج ۴ ص ۵۵۸ طبعة دار الكتب العلمية بيروت)

پُلْصِراط آہ ہے تلوار کی بھی دھار سے تیز — کس طرح میں اسے پار کروں گا یاربّ
میرے محبوب کے ربّ! تیرا کرم ہوگا تو — پُل کو بجلی کی طرح پار کروں گا یاربّ

میرا کیا بنے گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خوش بختوں کا ایمان پر خاتِمہ ہوگا وہ بالآخِر نَجات پاجائیں گے اور جس کا ایمان برباد ہوگیا اور بغیر توبہ کے مرگیا اُس کی نَجات کی کوئی صُورت ہی نہیں ہر ایک کو ڈرنا ضَروری ہے کہ نہ معلوم میرا کیا بنے گا! پُلْصِراط جہنم پر بنا ہوا ہے اور اس پر سے گزرے بغیر جنّت میں داخِلہ ممکن نہیں۔

پُلصراط سے گزرنے کا لرزہ خیز تصوُّر

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ الوالی کے فرمان کا خُلاصہ ہے، جو شخص اِس دُنیا میں صِراطِ مُستقیم پر قائم رہا وہ بروزِ قِیامت پُلصِراط پر ہلکا پُھلکا ہو کر نَجات پالے گا اور جو دُنیا میں استِقامت سے ہٹ گیا، نافرمانیوں اور گناہوں کے سبب اُس کی پیٹھ بھاری ہوئی تو پہلے ہی قدم میں پُلصِراط سے پھسل کر گر پڑے گا۔ اے بندۂ ناتُواں! ذرا غور تو کر جب تو پُلصِراط اور اُس کی باریکی کو دیکھے گا تو کس قَدَر گھبرائے گا، پھر اُس کے نیچے جہنَّم کی ہولناک سیاہی پر تیری نظر پڑے گی، نیچے سے جہنم کا جوش وخَروش سنائی دے گا، آگ کے بُلند شُعلوں کی چیخ وپُکار تیرے کانوں سے ٹکرائے گی، تُو سوچ تو سہی! اُس وَقْت تجھ پر کس قَدَر دَہشت طاری ہوگی۔ یاد رکھ! تیرا دِل چاہے کتنا ہی بیقرار وبیکل ہو، قدم پھسل رہے ہوں اور پیٹھ پر اس قَدَر بوجھ ہو کہ اتنا بوجھ اٹھا کر ہموار زمین پر چلنا بھی تیرے لئے دشوار ہو، تُو لاکھ کمزوری کی حالت میں ہو مگر تجھے پُلصِراط پر چلنا ہی پڑے گا، تو تصوُّر تو کر کہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز پُلصِراط پر نہ چاہتے ہوئے بھی جب تو پہلا قدم رکھے گا اور اُس کی سخت تیزی کو محسوس کرے گا مگر پھر بھی دوسرا قدم اُٹھانے پر مجبور ہو گا، لوگ تیرے سامنے پھسل پھسل کر جہنم میں گر رہے ہوں گے، فِرِشتے لوگوں کو بڑے بڑے کانٹوں اور لوہے کے خوفناک آنکڑوں سے کھینچ کھینچ کر جہنَّم میں جھونک رہے ہوں گے، تُو دیکھ رہا ہو گا کہ وہ لوگ روتے چلّاتے سر کے بل جہنم میں گِرتے جا رہے ہیں۔ تُو سوچ اُس وقت خوف کے مارے تیری کیا حالت بنی ہوگی!

جہنَّم میں گرنے والوں کی چیخ و پکار

جہنم کی گہرائیوں سے آہ وبُکا اور ہائے! اُوہ! کی چیخ وپُکار تیرے کانوں میں پڑ رہی ہوگی، بیشُمار لوگ پُلصِراط سے پھسل کر جہنم میں جا پڑیں گے، تُو سوچ تو سہی اگر تیرا قدم بھی پھسل گیا تو تیرا کیا بنے گا! اُس وَقْت کی شرم وندامت تجھے کچھ فائدہ نہ دے گی، تیرا رونا دھونا اور چیخنا تجھے ہلاکت سے نہ بچا سکے گا، اُس وقت تیری حسرت بھری چیخ وپُکار کچھ اِس طرح پر ہوگی، آہ! میں اِسی دِن سے ڈرتا تھا، ہائے کاش! میں اپنی آخِرت کیلئے کچھ نیکیاں آگے بھیجتا اور سنّتیں اپناتا، اے کاش! صد کروڑ کاش! میں میٹھے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا، ہائے کاش! میں مٹّی ہو جاتا، اے کاش! میں بُھولا بِسرا ہو جاتا، کاش! کاش! میری ماں ہی مجھے نہ جنتی۔ (مُلَخَّصاً اِحیاء العلوم ج ۴ ص ۵۵۷ طبعة دار الکتب العلمية بيروت)

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا | قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا
مصطفٰے ﷺ کی گلیوں کی چیونٹی بن کر آتا کاش | پُلصِراط کا کھٹکا دل میں نہ پڑا ہوتا
آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے | کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

کون وہاں بے خوف رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے اِحیاءُ العلوم جلد چہارُم میں مَرقوم فرمان کا خُلاصہ ہے، پُلصِراط کی مصیبتوں اور ہولناکیوں کو یاد کرکے خوب رَنج وغم کیجئے، قِیامت کے ہوشرُبا حالات میں وُہی شخص زِیادہ محفوظ ہوگا جو دُنیا میں اِس کے مُعامَلہ میں زِیادہ غمزدہ اور خوفزدہ رہا کرے گا۔ کیوں کہ اللہ تبارَک وتعالیٰ کسی پر دو خوف جمع نہیں کرتا لہٰذا جو آدمی دنیا میں پُلصِراط اور قِیامت کے بھیانک حالات سے ڈرا، وہ آخِرت میں ان سے نَجات پالے گا۔

عورَتوں والا خوف

دیکھئے! خوف سے دُنیادار عورَتوں والا نفسیاتی خوف مُراد نہیں کہ سنتے ہیں عارِضی طور پر دِل نرم پڑ جائے اور آنسو بہنے لگیں پھر جلد ہی سب کچھ بھول کر بندہ کھیل تماشوں اور مذاق مسخریوں میں پڑ جائے۔ اس طرح کے رونے دھونے کا خوف سے کوئی تعلُّق نہیں۔ قاعِدہ یہ ہے کہ انسان جس چیز سے ڈرتا ہے اُس سے دُور بھاگتا ہے اور جس چیز سے رَغبت رکھتا ہے اُس کی طلب بھی کرتا ہے، پس آپ کو وُہی خوف آخِرت میں نَجات دلائے گا جو کہ اللہ عزوجل کی اطاعت وفرماں برداری پر آمادہ کرے اور نافرمانی اور گناہوں سے باز رکھے۔

بے وُقوفوں والا خوف

یاد رکھئے! عورَتوں کے نرم دِلی والے نفسیاتی خوف سے بھی بڑھ کر بے وُقوفوں والا خوف ہے کہ جب قِیامت کے ہَولناک مناظِر کے بارے میں کوئی بیان وغیرہ سنتے ہیں تو فوراً اُن کی زَبان پر اِستِعاذہ (اِس۔تِ۔عا۔ذَہ) یعنی پناہ مانگنے والے کلِمات جاری ہوجاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں، مَعاذَاللہ عزوجل، مَعاذَاللہ عزوجل یااللہ عزوجل! مجھے بچالے بچالے، مولیٰ عزوجل مجھ پر کرم فرمادے، میری امداد فرما۔ وغیرہ یہ سب صِرف جذباتی اور عارضی الفاظ ہوتے ہیں، دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے نہیں ہوتے۔ اِن کا جذباتی اور عارِضی الفاظ اس لئے کہا جارہا ہے کہ ایک طرف پناہ بھی مانگ رہے ہوتے ہیں مگر دوسری طرف گناہوں پر مِثلِ سابِق دلیری بھی موجود رہتی ہے، گناہوں کو ترک کردینے کا عَزم نہیں ہوتا۔ مثلاً بے نَمازی ...... بے نَمازی اور داڑھی مُنڈا...... داڑھی مُنڈا ہی رَہتا ہے، جھوٹا...... جھوٹ بولنا ترک کرنے کا عزم کرتا ہی نہیں، سود، رشوت، حرام کمائی اور دھوکہ بازی کا خُوگر یہ کام چھوڑتا ہی نہیں، پرائی عورَتوں اور اَمر دوں کے ساتھ بدنِگاہی کرنے والا، فِلم بینی اور گانے باجوں کا رَسیا اپنے گناہوں سے بچنے کا حقیقی ذِہن بناتا ہی نہیں، غیر شَرعی لباس پہننے والا، لوگوں پر ظُلم کرنے والو، زانی، شرابی، ماں باپ کو ستانے والا، بال بچّوں کو شَرِیعت وسنّت کے مطابق تربیّت نہ دینے والا، بے نَمازیوں اور ماڈَرن دوستوں کی تباہ کُن صُحبتوں میں بیٹھنے والا وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے گناہوں پر حسبِ معمول قائم رہتا ہے۔

شیطان کس پر ہنستا ہے؟

جو صِرف وقتی طور پر یا دوسروں کی دیکھا دیکھی رونے اور پناہ مانگنے لگتے ہیں۔ ایسے ڈِھیلے اور جذباتی لوگوں پر شیطان ہنستا ہے۔ ایسے نادان انسان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی جنگل میں کسی مضبوط مکان کے باہَر بیٹھا ہوا اور دُور سے شیر کے گرجنے اور دَہاڑنے کی آواز سنے اور پھر دیکھے وہ شیر حملہ کرنے کیلئے اس کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے۔ اس پر رو رو کر زَبان سے کہنا شروع کردے کہ میں شیر سے اِس مکان کے ذَرِیعے پناہ چاہتا ہوں، میں اِس مضبوط عمارت کے سبب مدد کا طلبگار ہوں۔ اب اگر وہ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے صِرف زَبان سے یہ کلمات کہتا رہے تو آپ خود ہی بتایئے کہ کیا اُس بیوقوف (بے۔وُ۔قُوف) کا جذبات میں آکر مَحض رونا دھونا اُسے شیر کے حملے سے بچا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، جب تک وہ خود اپنے بدن کو حرکت دیکر، دوڑ کر اُس مکان کے اندر پناہ حاصِل نہ کرلے۔ اس مثال کا سامنے رکھ کر آپ خود ہی بتایئے کہ جذباتِ تأثُّر سے رودینا اور صِرف اوپر ہی اوپر سے خوف کا عارِضی طور پر اِظہار کرنا اِس صورت میں کس طرح فائدہ دے سکتا ہے۔ جبکہ دل میں معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کے عزائم ہوں کہ 'ہم نہ سُدھرے ہیں نہ سُدھریں گے قسم کھائی ہے۔' (مُلَخَّصاً اِحیاء العلوم ج ۴ ص ۵۵۹ طبعة دار الکتب العلمیة بیروت)

آہستہ آہستہ نہیں ایک دَم گناہوں کو چھوڑدیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک جذبات میں آکر عارِضی طور پر رونا اور توبہ کرنا بھی اگر برِنائے اِخلاص ہے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور رنگ لائے گا۔ اپنا ذِہن بنایئے کہ میں اپنے آپ کو سُدھارنے کی بھرپور کوشِش کروں گا، اپنے گناہوں کو یاد کرکے نَدامت کیساتھ رو رو کر توبہ وعہد کیجئے کہ اب اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں فُلاں فُلاں گناہ نہیں کروں گا۔ خبردار! یہاں شیطان آپ کو مشورہ دے گا کہ جذباتی فیصلہ اچّھا نہیں ہوتا اپنی اصلاح آہستہ آہستہ کرنی چاہئے۔ ایک دَم سے ہی مَوْلَوی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ سفر کرنا مناسب نہیں، بس دِھیرے دِھیرے کوشِش جاری رکھ، ابھی تو ساری زِندگی پڑی ہے، ابھی تو تیری عُمر ہی کیا ہے! ابھی تو تیری شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھا لینا بلکہ حج کیلئے جانا تو مدینۂ منوّرہ سے داڑھی رکھ آنا، جب بوڑھا ہو جائے تو عمامہ سجا لینا وغیرہ وغیرہ۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ شیطان کا بَہُت ہی خطرناک وار ہے۔ توبہ میں تاخیر انتہائی خطرناک ہے، ہوسکتا ہے میری اس بات پر شیطان فوراً وَسوَسہ ڈالنے لگا ہو کہ میں تجھے توبہ سے کہاں روکتا ہوں بے شک فوراً اور ابھی ابھی توبہ کرلے۔

قَبولیَّت توبہ کے تین شرائط

ارے میرے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! گالوں پر چند بار ہلکی ہلکی چپت مار لینے کا نام توبہ نہیں، توبہ کے شراط بھی ذِہن نشین کر لیجئے۔ توبہ کے تین رُکن ہیں اگر ان میں سے ایک بھی رُکن (رُک ۔نْ) کم ہو تو پھر توبہ قَبول نہیں ہوگی۔ وہ تین رُکن یہ ہیں۔

(۱) اعتِرافِ جُرم (۲) نَدامت (۳) عزمِ ترک: یعنی گناہ چھوڑنے کا عزم۔

بے نَمازی کی توبہ کب مقبول ہے!

نیز اگر گناہ قابلِ تلافی ہو تو اُس کی تلافی بھی لازِم، مَثَلاً بے نَمازی کی توبہ اُسی وقت توبہ کہلائے گی جبکہ پچھلی نَمازوں کی قضا بھی کرے۔ کسی کا مال یا پیسے چھین یا دبا لئے تھے تو توبہ اُسی صورت میں ہوگی جبکہ اُس کو لوٹائے یا اُس سے مُعاف کروائے۔ خالی مُعافی مانگ لینا کافی نہیں ہوتا جب تک صاحِبِ حق مُعاف نہ کر دے، ہاں اگر صاحِبِ حق فوت ہو چکا ہے تو اُس کے وُرَثاء کو پیسے لوٹائے یا کچھ معلوم ہی نہیں کہ کس کس کے پیسے کھا ڈالے تھے تو اُتنی رقم کسی فقیر یا مسکین کو خیرات کر دے۔ حُقوقُ الْعِباد کے ان اَحکامات کی تفصیلی معلومات کیلئے تحریری بیان کا رسالہ 'ظُلم کا انجام' صِرف تین روپیہ ہدِیّہ پر مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کر کے پڑھئے یا اس کی کیسیٹ حاصِل کر کے سماعت فرمایئے۔

آہِستہ آہِستہ نہیں فوراً اصلاح ہونی چاہئے

بہر حال آہستہ آہستہ سُدھرنے کا ذِہن بنائے رکھنا خطرناک ہوتا ہے کہ موت صِرف بوڑھوں، کینسر یا ہارٹ کے مریضوں ہی کو آتی ہے ایسا نہیں، روزانہ نہ جانے کتنے ہی کڑیل جوان حادِثات کا شکار ہو کر اچانک موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ سیلاب وزَلزلہ کے ذَرِیعے بھی اچانک موت آدَبوچتی ہے۔

دو لاکھ بیس ہزار سے زائد اموات

ابھی پچھلے ہی دِنوں کی بات ہے جو سبھی کو یاد ہوگی اور وہ ہے سُونامی کی آفت، جو کہ بالکل اچانک ہی نازِل ہوئی تھی، 20-1-2005 کے جنگ اَخبار کی خبر کے مطابق اِس آفت سے گیارہ ممالک میں مرنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 20 ہزار سے زائد ہے، یہ حادِثہ سراپا عبرت ہے، اِس نے ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا مگر آہ! گناہوں میں کمی آنے کا نہیں سنا گیا! عبرت کی خاطِر 'روزنامہ جنگ' 20-1-2005 کا ایک آرٹیکل حسبِ ضَرورت تصرُّف کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

سمندری زلزلے کی تباہ کاریاں

انڈونیشیا کے صُوبے 'آچے' کا دارُالحکومت 'بندہ آچے' سونامی یعنی سمندری زلزلے سے سب سے زِیادہ مُتأثِّر ہوا۔ صِرف اس شہر میں مرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ چکی ہے۔ 'بندہ آچے' میں موجود صَحافی نے اس شہر کی تباہی کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سَرسبز وشاداب، خوب صورت اور زِندگی سے بھر پور شہر کوئی اور نہیں 26 دسمبر 2004ء سے پہلے کا بندہ آچے ہے، پھر سونامی (یعنی سمندری زلزلہ) آیا اور اس نے منٹوں میں اس ہنستے بستے شہر کو ملبے کا ڈھیر بنادیا۔ سونامی اپنے ساتھ نہ صرف اس شہر کی خوبصورتی اور شادابی لے گیا بلکہ ہزاروں خاندانوں کو تباہ اور ہزاروں کو اَدھورا چھوڑ گیا۔ ایک غیر سرکاری اِنڈونیشی تنظیم کے اَعداد وشُمار کے مطابِق ساڑھے تین لاکھ کی آبادی کے 'بندہ آچے' کی تقریباً 60 فیصد آبادی سونامی کی بھینٹ چڑھ چکی ہے۔ اس شہر میں ابھی تک جگہ جگہ لاشیں بکھری پڑی ہیں اور روزانہ ہزاروں لاشوں کو اجتمائی طور پر دَفن کیا جارہا ہے۔ جو سونامی سے بچ گئے ہیں وہ کیمپوں میں سسکتے ہوئے اپنے بچھڑنے والوں کو یاد کر رہے ہیں۔ یہاں بہُت سے افراد ایسے ہیں جو اپنا پورا خاندان کھو چکے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں موجود حسرت اور تلاش شاید کبھی ختم نہیں ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے پیاروں کو موت کے مُنہ میں جاتے دیکھا، ان کے دُکھ کی گہرائی کا اندازہ لگایا ہی نہیں جاسکتا، پہلے زَلزلے نے شہر کو ہلا کر رکھ دیا اور پھر سونامی نے وہ تباہی مچائی جو اس نسل نے دُنیا میں کہیں نہیں دیکھی۔ کہتے ہیں کہ اگر یہ طوفان دِن کے بجائے رات کو آتا تو جو بچ گئے ہیں شاید وہ بھی نہ بچ پاتے، سونامی جہاں جہاں سے گزرا راستے میں آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کرتا چلا گیا اور اپنے پیچھے صِرف تباہی اور موت چھوڑ گیا۔ 'بندہ آچے' کے وَسط میں بہنے والا یہ پُرسکون دریا شمال سے جنوب کی طرف بہتا ہے لیکن سونامی کے چنگھاڑتے ہوئے طوفان نے اِسے جنوب سے شمال کی سَمت بہنے پر مجبور کردیا۔

یہ واقعہ نیا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خداعَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس تازہ ترین واقِعہ میں ہمارے لئے عبرت عبرت اور سَراسَر عبرت ہے، کیا اب بھی ہم توبہ پر آمادہ نہیں ہوں گے؟ بربادی اور ویرانی کا یہ واقِعہ کوئی نیا نہیں، ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے جس کی خبر ہمیں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سچّی کتاب دے رہی ہے چُنانچہ پارہ ۲۵ سورۃُ الدُّخان کی آیت نمبر ۲۵ تا ۲۹ میں ارشادِ قرآنی ہے،

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۙ كَذٰلِكَ قف وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ع (پ ۲۵ ، الدُّخان ۲۵ تا ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے۔ ہم نے یونہی کیا اوران کا وارِث دوسری قوم کو کردیا توان پر آسمان اور زمین نہ روئے اورانہیں مُہلت نہ دی گئی۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے غور فرمایا؟ عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوشنما باغات سجانے والے اور لہلہاتے کھیت لگانے والے یکبارگی دنیا سے رخصت ہوگئے اور اُن کے چھوڑے ہوئے اثاثے کا دوسروں کو وارث بنادیا گیا۔ نہ اُن پر زمین روئی نہ آسمان۔ نہ ہی انہیں مُہلت (مُہْ ۔ لَتْ) دی گئی۔ اُن کے نام ونشان مٹادیئے گئے، اُن کے تذکرے ختم ہوگئے۔ بس اب وہ ہیں اور اُن کے اعمال۔ تو یہ دنیا بس عبرت ہی عبرت ہے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے　　جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے　　کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بُکا ہے
کہیں شِکوۂ جَور و مکر و دَغا ہے　　غَرَض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

کرلے توبہ ربّ عزوجل کی رَحمت ہے بڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پہلے کہ یہ شور مچ جائے کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے، اب جلدی غسّال کو بلالاؤ، چُنانچِہ غسّال تختہ اٹھائے چلا آرہا ہو، غسل دیا جارہا ہو...... کفن پہنایا جارہا ہو...... پھر اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے۔ یہ سب پیش آنے سے قبل ہی مان جایئے، جلدی جلدی توبہ کرلیجئے۔ ابھی توبہ کا وَقت موجود ہے۔

کرلے توبہ ربّ عزوجل کی رَحمت ہے بڑی　　قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی تیاری، قبر وحشر اور پُلِ صراط سے گزرنے کی آسانی کے حُصُول کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل مَدَنی قافِلوں میں سفر کی سچّی نیّت بھی بعض اوقات نَجات کا باعِث بن جاتی ہے جیسا کہ اِس واقِعہ سے ظاہر ہے، چُنانچِہ

باغ کا جُھولا

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک مَحَلّہ میں علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت سے متأثر ہوکر ایک ماڈَرن مسجد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اُس نے مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوا دیا۔ ابھی مدنی قافلے میں اُس کی روانگی میں کچھ دِن باقی تھے کہ قضائے اِلٰہی عزوجل سے اُس کا اِنتِقال ہوگیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہَر یالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جھولا جھول رہا ہے۔ پوچھا، یہاں کیسے آگئے؟ جواب دیا، 'دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ عزوجل کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بہت مَزے سے ہوں۔'

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

کرلو اب نیّتیں قافِلے میں چلو پاؤ گے جنّتیں قافلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب اللہ عزوجل کی مَشِیّت پر ہے کہ اگر چاہے تو کسی ایک گناہ پر گرِفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر نُوازدے، یا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شَفاعت سے یا مَحض اپنی رَحمت سے بِلا حساب مغفِرت فرمادے۔ چُنانچہ پارہ ۲۴ سورۃُ الزُّمَر کی آیت نمبر ۵۳ میں خدائے رحمٰن عزوجل کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے،

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہِ

ان اللّٰہَ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الْغفور الرحیمُ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ عزوجل رحمت سے ناامید نہ ہو، بے شک اللہ عزوجل سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اِقامت کے بعد امام صاحِب اِعلان کریں

اپنی ایڑیاں ، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صَف سیدھی کر لیجئے۔ دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا مَس یعنی ٹچ کیا ہوا رکھنا واجِب ،صَف سیدھی رکھنا واجِب اور جب تک اگلی صف کونے تک پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نَماز شروع کر دینا ترکِ واجِب ، حرام اور گُناہ ہے۔ پندرہ سال سے چھوٹے نابالغ بچّوں کو صَفوں میں کھڑا نہ رکھیں، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجیں، چھوٹے بچّوں کی صَف سب سے آخِر میں بنائیں۔ (صَف سیدھی کرنے کے اَحکام ،

فتاویٰ رضویہ جدید ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۵)

۲۹ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ